نماز باجماعت پڑھنے کی سخت تاکید

" میرے پاس شکایتیں پہنچتی رہتی ہیں کہ بعض لوگ نمازوں میں ست ہیں اور بالکل ہی نہیں پڑھتے۔ میں اس نقص کو دیکھتے ہوئے خصوصیت سے قادیان کے خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ سے کہتا ہوں کہ نماز کے متعلق ان میں سے ہر ایک شخص اپنے ہمسایہ کی اسی طرح جاسوسی کرے جس طرح پولیس مجرموں کی جاسوسی کا کام کیا کرتی ہے۔ جب تک رات اور دن ہم میں سے ہر شخص اس طرف متوجہ نہ ہو کہ ہمارا ہر فرد خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا بچہ ہو یا جوان **نماز باقاعدگی کے ساتھ ادا کرے اور کوئی ایک نماز بھی نہ چھوڑے**' اس وقت تک ہم کبھی بھی اپنے اندر جماعتی روحانیت قائم نہیں کرسکتے اور نہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہو سکتے ہیں۔

نمازوں کے وقت دکانیں بند ہونی چاہئیں

مثلاً میں نے بار بار توجہ دلائی ہے کہ **نمازوں کے وقت دکانیں کھلی نہیں ہونی چاہئیں**۔ آخر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کی دکان کھلی بھی رہے اور پھر اس کے متعلق یہ سمجھا جائے کہ وہ نماز باجماعت بھی ادا کرتا ہے۔

پس میں انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ نمازوں کے وقت دوکانداروں کی نگرانی رکھیں اور جس شخص کی دکان کھلی ہو' اس کی دکان پر نشان لگادیں اور اسی دن اس کی میرے پاس رپورٹ کریں۔ اگر نمازوں کے وقت کوئی شخص اپنی دکان کو کھلا رکھتا ہے تو اس کے سوائے اس کے اور کوئی معنی نہیں ہو سکتے کہ اس کے دل میں نماز کا احترام نہیں۔ اس وقت بہرحال ایک احمدی کہلانے والے کو اپنی دکان بند کرنی چاہئے اور نماز باجماعت کے لئے بیت الذکر میں جانا چاہئے۔ اگر خطرہ ہو کہ دکانیں بند ہوئیں تو کوئی دشمن نقصان نہ پہنچادے تو ایسی صورت میں باری باری پہرے مقرر کر سکتے ہیں۔ مگر یہ اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ دکاندار اپنی دکانوں پر ہی بیٹھے رہیں اور نماز کے لئے بیت میں نہ جائیں۔ پہرہ ایک قومی فرض ہے اور جب کوئی شخص پہرے پر ہو تو وہ اپنے فرض کو ادا کرنے والا سمجھا جاتا ہے' نماز کا تارک نہیں سمجھا جاتا لیکن بغیر اس کے اگر کوئی شخص بیت میں نہیں جاتا تو وہ نماز کا تارک ہے۔

مذہبی مجرم اور قومی مجرم

پس آج سے میں انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ کا فرض مقرر کرتا ہوں کہ وہ قادیان میں اس امر کی نگرانی رکھیں کہ نمازوں کے اوقات میں کوئی دکان کھلی نہ رہے۔ میں اس کے بعد ان لوگوں کو مذہبی مجرم سمجھوں گا جو **نماز باجماعت ادا نہیں کریں گے** اور انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ کو قومی مجرم سمجھوں گا کہ انہوں نے نگرانی کا فرض ادا نہیں کیا۔ ہم پر اس شخص کی کوئی ذمہ داری

نہیں ہو سکتی جو بے نماز ہے اور ایسے شخص کا یہی علاج ہے کہ ہم اس کے احمدیت سے خارج ہونے کا اعلان کر دیں گے۔ مگر جو منتظم ہیں وہ بھی مجرم سمجھے جائیں اگر انہوں نے لوگوں کو نماز باجماعت کے لئے آمادہ نہ کیا۔ وہ صرف یہ کہہ کر بری الذمہ نہیں ہو سکتے کہ ہم نے لوگوں سے کہہ دیا تھا۔ اگر لوگ نماز نہ پڑھیں تو ہم کیا کریں۔ خدا نے ان کو طاقت دی ہے اور ان کو ایسے سامان عطا کئے ہیں جن سے کام لے کر وہ اپنی بات لوگوں سے منوا سکتے ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ لوگ ان کی بات نہ مانیں۔ وہ انہیں نماز باجماعت کے لئے مجبور کر سکتے ہیں اور اگر وہ مجبور نہیں کر سکتے تو کم از کم ان کے اخراج از جماعت کی رپورٹ کر سکتے ہیں اور مجھے ان کے حالات سے اطلاع دے سکتے ہیں۔ بہر حال کوئی نہ کوئی طریق ہونا چاہئے جس سے ان لوگوں کا پتہ لگ سکے جو بظاہر ہمارے ساتھ ہیں مگر در حقیقت ہمارے ساتھ نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایسے لوگ ہمارے ساتھ لٹکتے چلے جائیں اور اپنی اصلاح بھی نہ کریں۔ اس کے نتیجہ میں اور لوگوں پر بھی برا اثر پڑتا ہے اور وہ بھی نمازوں میں سست ہو جاتے ہیں۔

میں آج سے خود اپنے طور پر بھی انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے اس کام کی نگرانی کروں گا۔ اس کے ساتھ ہی میں بیرونی جماعتوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں بھی اپنے بچوں اور نوجوانوں اور عورتوں اور مردوں کو نماز باجماعت کی پابندی کی عادت ڈالنی چاہئے اور اگر اس بات میں وہ کامیاب نہیں ہو سکتے تو وہ ہرگز اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو نہیں ہو سکتے چاہے وہ کتنے ہی چندے دیں اور چاہے کتنے ریزولیوشن پاس کر کے بھجوا دیں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ جون ۱۹۴۲ء مطبوعہ الفضل ۷ جون ۱۹۴۲ء)